مطبوعات

ہیگل، مارکس اور اسلامی نظام | تالیف جناب محمد مظہر الدین صاحب صدیقی بی، اے حیدرآباد دکن۔ صفحات ۲۴۰۔ قیمت بے جلد ؏۔ ملنے کا پتہ :- دفتر رسالہ ترجمان القرآن، دارالاسلام، پٹھانکوٹ۔

اشتراکیت کا مطالعہ کرتے ہوئے عام تعلیم یافتہ لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ اس کی عملی حرکت کو اس کے اعتقادی محرکات سے الگ کر کے دیکھتے ہیں، حالانکہ ہر عملی نظام کی طرح اشتراکی نظام میں بھی اصل چیز وہ افکار و نظریات ہیں جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسی غلط طریق مطالعہ کی وجہ سے لوگوں کے لیے اشتراکیت کی بنیادی کمزوریوں کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ نوع انسانی کی معاشی و تمدنی ناہمواریوں کا بہترین علاج اشتراکی نظام ہے۔ صدیقی صاحب نے اس کتاب میں مارکسزم کا مطالعہ تنوں کے بجائے اس کی جڑ سے کر کے اس عام غلط فہمی پر ایک ضرب لگائی ہے۔ انھوں نے پوری مصنفانہ دیانتداری کے ساتھ اولاً ہیگل کے روحانی فلسفۂ اضداد کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ پھر یہ دکھایا ہے کہ کس طرح یہ روحانی فلسفہ مارکس کے دماغی معمل میں پہنچ کر مادیت کے قالب میں ڈھل کر آپ اپنی ضد بن گیا۔ اس کے بعد مؤلف نے ان دونوں فلسفوں پر تنقید کر کے ان کی کوتاہ فکریوں کو نمایاں کیا ہے اور پھر اشتراکیت کے مقابلہ میں اسلامی نظامِ معاشی و سیاسی کا خاکہ پیش کر کے واضح کیا ہے کہ جن خرابیوں کی اصلاح کے لیے مارکس نے اشتراکی نظام تجویز کیا، ان کا سدباب اسلام نے اس سے بہتر طریقہ پر کر دیا ہے۔

کتاب علمی و تحقیقی انداز میں لکھی گئی ہے اور اردو لٹریچر میں اپنی راہ کا پہلا نقش قدم ہے۔ کمی اگر کچھ رہ گئی ہے تو یہ کہ اشتراکیت کے بنیادی افکار کا جتنا گہرا اور تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اُتنا گہرا اور تفصیلی جائزہ اس کے عملی نظام کا نہیں لیا گیا۔ اس وجہ سے بحث و تنقید میں ایک بڑا خلا نظر آتا ہے جسے بھرنے کی ضرورت ہے۔ نیز اسلام

کے نظام معاشی کو جس حصہ میں پیش کیا گیا ہے اس میں بھی یہ کسر محسوس ہوتی ہے کہ اسلام کے اصولوں پر جدید عہد کے بڑے بڑے معاشی مسائل کو حل کر کے نہیں دکھایا گیا۔ مثلاً موجودہ بنکنگ سسٹم کو اڑا دینے کے بعد تجارتی وصنعتی کاروبار کو چلانے کے لیے کس نوعیت کے ادارے قائم کیے جا سکتے ہیں؟ مشین کے ذریعہ سے صنعت و تجارت میں جو مرکزیت پیدا ہو گئی ہے اس کے نقصانات کا علاج کیا ہے؟ مزدور، ملازم اور مزارع کے تحفظ کے لیے انتہائی تدابیر کیا ہو سکتی ہیں؟ وغیرہ۔ اس غرض کے لیے زکوٰۃ، عُشر اور تقسیم وراثت کے احکام مرتب کر دینا کافی نہیں بلکہ موجودہ دور کی معاشی زندگی کا پورا جائزہ لینا اور اصول اسلام میں اس کے مسائل کا تفصیلی حل تلاش کرنا ناگزیر ہے۔

امید ہے کہ صدیقی صاحب آئندہ ایڈیشن میں ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

غایۃ البراعۃ فی معرفۃ علم البلاغۃ الملقب بانوارِ عثمانیہ | از جناب الحاج ابی النصر رحمۃ العلی خان اسامی خطیب جامع سیکریالی، گجرات (پنجاب) صفحات ۳۱۲ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی رحمت علی خاں صاحب موضع سیکریالی، گجرات (پنجاب)

عربی زبان کے علم معانی پر جو لٹریچر موجود ہے اس سے استفادہ کر کے یہ کتاب لکھی گئی ہے اور غالباً مؤلف کا مدعا یہ ہے کہ عربی کے معلمین و متعلمین متفرق کتابوں سے بے نیاز ہو کر اس ایک کتاب سے کام چلا سکیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک اچھی کوشش ہے اور درس نظامی کے طرز پر کام کرنے والی عربی درسگاہیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں جدت سے قطعی احتراز کیا ہے اور متقدمین کے راستہ سے ایک انچ نہیں ہٹے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں عربی علم بلاغت پر قلم اٹھانے کے لیے ایک صاحب قلم کو جس لسانی استعداد کی ضرورت ہے، غالباً اس کا صحیح اندازہ حاجی صاحب کو نہیں تھا ورنہ غایۃ البراعۃ میں عربی الفاظ (مثلاً شجاعۃ) کا اردو تلفظ دیکھنے میں نہ آتا۔

کتاب العشر والزکوٰۃ | از جناب مولانا عبدالصمد رحمانی صاحب۔ صفحات ۱۹۸ قیمت فی جلد ۲؍ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، ضلع پٹنہ (صوبہ بہار)

فریضۂ زکوٰۃ وعشر سے عام طور پر جو تساہل روا رکھا جاتا ہے اس نے مسلمانوں کی معاشی خستہ حالی کو دن دونی رات چوگنی ترقی دی ہے۔ پھر جو لوگ "زر می طلبی سخن درین است" کہہ کر اپنی تجوریوں پر بخل کا قفل نہیں چڑھا لیتے ان کے صدقات بھی اجتماعی نظم کے فقدان کی وجہ سے پوری طرح مفید نہیں ہوتے۔ دراصل زکوٰۃ بھی نماز اور جہاد کی طرح ایک اجتماعی عبادت ہے اور امامت وجماعت کے ہونے کو مستلزم ہے۔ کتاب العشر والزکوٰۃ میں زکوٰۃ کی شرعی اہمیت اور اس کے لیے اجتماعی نظم کی ضرورت کو قرآن، حدیث اور فقہ سے اچھی طرح واضح کیا گیا ہے۔ اصول کے ساتھ فقہی جزئیات کو بھی سمیٹا گیا ہے۔ اس طرح زکوٰۃ وعشر کا پورا ضابطہ یکجا مرتب ہو گیا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ استنباطی واجتہادی اختلافات میں جناب مؤلف قارئین کو اپنی پسندیدہ رائے کی طرف زبردستی گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دولت عثمانیہ حصہ دوم۔ | مرتبہ جناب محمد عزیر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی۔ لکچرر مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ۔

قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دار المصنفین اعظم گڑھ۔

ترکیہ اپنی جغرافی پوزیشن کی وجہ سے تاریخ سیاسیات میں جو اہمیت رکھتا ہے اور مسلمان سلطنتوں کے درمیان اس کی جو مخصوص حیثیت ہے اسے مدنظر رکھ کر یہ تاریخ مرتب کی گئی ہے۔ جناب محمد عزیر صاحب نے اپنی کتاب کے اس دوسرے حصہ میں تاریخ ترکیہ کے وسیع مطالعہ کی مدد سے یہ دکھایا ہے کہ محمود ثانی ۱۸۰۸ء سے جنگ عظیم ۱۹۱۹ء تک کے عبوری دور سے ترک کس طرح گزرے ہیں اور روس، جرمنی، برطانیہ اور یونانی عیسائیوں کی دراندازیوں سے کس طرح سلطنت عثمانیہ سکڑتی گئی۔ خلافت عثمانیہ کی اس خوبی کو خوب نمایاں کیا ہے کہ اس نے مسلم وذمی رعایا کو حقوق اور اصلاحات دینے میں مغربی ریاستوں کے مقابلہ میں ہمیشہ زیادہ فیاضی سے کام لیا ہے۔ اور یہی فیاضی اس کے لیے تباہی کی موجب ہوئی۔ مختلف تمدنی اداروں اور فنون کے ارتقار کی تاریخ کے ساتھ نظام حکومت کی ان تبدیلیوں کو بھی واضح کیا ہے جن کا خاتمہ قیام جمہوریت پر ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافت عثمانی "کی قبا میں ملوکیت کا دیو خارجی قوتوں کے طبلوں کی تھاپ پر ناچ رہا تھا۔ جب "فصول کا پول کھل گیا تو" چاک کردی ترک ناداں نے خلافت کی قبا"۔ "اپنوں کی سادگی" اوروں کی عیاری" سے شکست نہ کھا جاتی تو ترک حکومت الٰہیہ کو اس کی اصل

پر از سرِ نو قائم کر لیتے۔ لیکن ناسازگاریِ بخت سے انقلاب ترکیہ کی قیادت ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی جو تخلیقی ذہنیت سے محروم اور مغرب کی نقالی کے ماہر تھے۔ یہ لوگ فرنگ سے "لات و منات" اٹھا لائے اور انھیں اپنے کعبہ میں سجا کر یہ سمجھے کہ یہ نیا "رختِ حیات" ہے۔

"دولتِ عثمانیہ" کے مؤلف سے یہ شکایت بیجا نہ ہوگی کہ وہ محض ایک کیمرے کی طرح واقعات کی تفصیلات جمع کرتے گئے ہیں۔ کتاب میں کوئی نمایاں مورخانہ زاویۂ نظر کام کرتا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ مسلمان کہلانے والی ایک قوم کی کارگزاری کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک مسلمان کو یہ دکھانا چاہیے کہ اس نے اسلام کے مقتضیات کو کہاں تک پورا کیا اور کہاں وہ اپنے اجتماعی مسلک سے منحرف ہوئی اور اس انحراف نے اس کے نظامِ زندگی پر کیا اثرات چھوڑے۔ اصل میں ایک اصول یا معیار کو سامنے رکھ کر ناقدانہ تاریخ نویسی کا فن مسلمانوں کو ابھی تک آیا ہی نہیں اور جب تک یہ نہ ہوگا ہم اپنے مستقبل کی تاریخ کی صحیح تعمیر پر قادر نہ ہوں گے۔

رُوح القرآن | مرتبہ جناب محمد فیروز الدین صاحب، فیروز منزل، گجرات (پنجاب)۔ قیمت عہ۔

ملنے کا پتہ:۔ ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز، کشمیری بازار، لاہور۔

یہ کتاب دعوتِ قرآنی کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ مرتب نے کچھ عنوانات کے ماتحت قرآن کی بعض اہم آیات کا ترجمہ دیا ہے، توحید، نبوت، اور معاد کے عقاید کا بیان ہے۔ عملی زندگی سے متعلق اوامر و نواہی مذکور ہیں۔ معمولی خواندہ لوگوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ | مرتبہ جناب عبداللہ بٹ صاحب، سیکریٹری آل پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن۔ لاہور۔

کاغذ، کتابت اور جلد بندی معیاری۔ قیمت تین روپے۔

یہ ان اردو و انگریزی مقالات کا مجموعہ ہے جو "یومِ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ" کے سلسلہ میں بعض مشہور لکھنے والوں نے پیش کیے تھے۔ اس مجموعہ کی مدد سے ہندوستان کی اس مسلم تحریک کو سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے جو دہلی اور سرہند سے شروع ہوئی اور بالاکوٹ کے مدفن میں دفن ہوئی۔ بڑا ظلم تھا کہ تاریخِ ہند سے اس زریں دور کو بالکلیہ ساقط کر دیا گیا

الحمد للہ کہ شہدائے بالاکوٹ کا خون اب رنگ لا رہا ہے۔

زیرِ تبصرہ مجموعۂ مقالات میں شاہ اسمٰعیل کی زندگی اور کارنامہ کے متعدد پہلو سامنے آگئے ہیں۔ مثلاً نواب نصیر الملک نے تحریک مجاہدین کی مختصر تاریخ کے شاہ صاحب کی سوانح اور تصانیف پر ضروری حد تک روشنی ڈالی ہے۔ تحریک کی ناکامی کے اسباب کا تعین بھی قریب قریب صحیح کیا گیا ہے۔ جناب پروفیسر عبدالقیوم صاحب نے شاہ صاحب کے تجدیدی کارنامہ کی وضاحت کے لیے ان کے نصب العین "حکومتِ الٰہیہ" کو بہت اچھی طرح نمایاں کیا ہے لیکن مضمون کے آخر میں اس نصب العین پر مسلم لیگ کی وضع کردہ اصطلاح پاکستان کا اطلاق کرکے اس کی اہمیت کو بہت کم کر دیا ہے۔ جناب ڈاکٹر تصدیق حسین خالد صاحب قومی و سیاسی نقطۂ نظر سے تحریکِ مجاہدین کے پس پردہ انگریزی اور اسلامی کلچر کی آویزش کا منظر دکھاتے ہیں۔ مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی نے تحریک کا سیاسی ماحول پیش کرنے کے بعد یہ واضح کیا ہے کہ شاہ صاحب کا اصل مقصد صرف پنجاب کو سکھوں کے تسلط سے نکالنا نہیں تھا بلکہ وہ انگریزوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے ٹکر لے کر پورے ہندوستان کو دارالاسلام بنانا چاہتے تھے۔ یہ شکایت بے جا نہ ہوگی کہ مولانا سکھ حکومت کے "خلافِ اسلام" ہونے کا بہت عامی اندازہ کرتے ہیں اور یہ دکھانے کی ناکام سی کوشش کرتے نظر آتے ہیں کہ شاہ صاحب کا اندازہ بھی ایسا ہی تھا حالانکہ اس دور میں "وطنی قومیت" کی وبا کا نام و نشان تک نہ تھا۔

نائب علام رسول صاحب مہر مدیر انقلاب بالاکوٹ کے آخری معرکہ کے سلسلہ میں بعض اہم سوال اٹھاتے ہیں۔ مثلاً حملہ مورخین کے بتائے ہوئے خفیہ راستہ سے ہوا تھا یا براہِ راست مٹی کوٹ سے؟ سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کی قبر شہادت گاہ سے ہٹ کر کیوں بنی ہوئی ہے؟ وغیرہ۔ ان سوالات کے سلسلہ میں مشہور اقوال کے ساتھ مہر صاحب نے اپنی رائے تو دے دی ہے مگر اس کے ساتھ گہری تاریخی تحقیق موجود نہیں ہے۔ بالخصوص جہاں رائے اجتہادی ہے وہاں تو یہ کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ جناب یوسف سلیم چشتی صاحب نے شاہ صاحب کے سیاسی ماحول کو پیش کیا ہے اور جناب نصراللہ خاں صاحب عزیز، مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی و مرزا اسعد اللہ انور بیگ صاحب کے مضامین اجمالی اور تعارفی نوعیت کے ہیں۔

تعلیم القرآن از جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب۔ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ :۔ دارالاشاعت تفسیر تعلیم القرآن۔ قطبی گوڑہ جدید۔ حیدرآباد، دکن۔

اس تفسیری سلسلہ کے کچھ رسائل پر پہلے بھی ریویو ہو چکا ہے پیش نظر نمبر میں سورہ ممتحنہ کی تفسیر درج ہے۔

تعلیمات القرآن مولفہ محترمہ عفت و صدیقہ۔ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ :۔ دارالاشاعت تفسیر تعلیم القرآن۔ قطبی گوڑہ جدید۔ حیدرآباد، دکن۔

یہ بھی "تعلیم القرآن" کے رنگ کی ایک تفسیری کوشش ہے جو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب کی صاحبزادیوں کے جذبۂ خدمتِ قرآن کا نتیجہ ہے۔ اس میں عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کے متعلق قرآن کی مختلف آیات کے سیدھے سادے مطالب بیان کیے گئے ہیں۔

تطہیر القلوب از جناب الحاج سید صالح حسین صاحب شوق (علیگ) قیمت عہ۔ پتہ :۔ شاد بکڈپو، جھنڈرو، پٹنہ۔

یہ کتاب شیعہ حضرات کے بعض معروف اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی ہے، اور اس میں قرآن، حدیث، تاریخ اور کتب اہل تشیع سے استناد و استدلال کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس میں جانبدارانہ و انتہاپسندانہ رجحانات کا سُراغ بھی ملتا ہے اور واقعات پر بے لاگ تنقید کرنے سے پہلو تہی کی گئی ہے تاہم اسے غیر مفید نہیں کہا جا سکتا۔

رسالہ حقیقت التقویٰ یا معیار عبادت از جناب مولانا تمنا عمادی مجیبی صاحب قیمت ۲ر۔ ملنے کا پتہ :۔ منیجر مکتبہ اسلامیہ، دار الادب۔ پھلواری شریف۔ (پٹنہ)

اس مختصر سے رسالہ میں اسلامی عبادات کی اصل روح یعنی "تقویٰ" کی اہمیت پر بحث کی گئی ہے۔ آپ کا مدعا یہ ہے کہ عبادات کا ظاہری ڈھانچہ کھڑا کر لینا اخروی کامرانی کے لیے ناکافی ہے۔ اس ڈھانچہ کے اندر حقیقی اسپرٹ کارفرما ہونی چاہیے جو عبادات کے واسطہ سے پورے معاملات میں طاری و ساری ہو جائے۔

الدین القیم از مولانا تمنا عمادی مجیبی صاحب۔ قیمت ۲ر۔ ملنے کا پتہ :۔ منیجر مکتبۂ اسلامیہ، دار الادب۔ پھلواری شریف

اس رسالہ میں "الدین" کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ایمان کے اساسی موضوعات پر نظر ڈالی گئی ہے جناب

مولف "انکارِ حدیث" کا مجددانہ مسلک رکھتے ہیں اس لیے ان کے "الدین القیم" میں اس مسلک کے جراثیم موجود ہونا کچھ عجب نہیں۔

جہالتِ کفرہ از جناب مولانا تمنا عمادی مجیبی صاحب۔ قیمت ۳/۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ اسلامیہ دارالادب پھلواری شریف (پٹنہ)

اس کتابچہ میں اسلام کی بنیادی صداقتوں کو اس طرز پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عقل پرست ملحدین کو متاثر کیا جاسکے۔ بہت اچھی کوشش ہے مگر موجودہ ترقی یافتہ طرز استدلال کے لحاظ سے کوئی معیاری چیز نہیں ہے۔

ناقابلِ مصنف از جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری قیمت ۱۰/۔ ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث، امرتسر۔

اس کتاب میں مرزا غلام صاحب قادیانی کو بہ حیثیت مصنف پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پرانے طرز تنقید کے لحاظ سے تو شاید یہ کتاب کامیاب شمار کی جاسکتی ہو لیکن موجودہ عہد میں کسی شخص کے قلمی کارناموں کو پرکھنے کا جو فن مدون ہوچکا ہے وہ "ناقابل مصنف" کے مولف کے پیش نظر نہیں ہے۔ اگر جدید طرز تنقید کے لحاظ سے مرزا صاحب کے تصنیفی کام کو پرکھا جائے تو شاید وہ اُس مقام سے بھی فروتر پائے جائیں جہاں تک مولانا ثناء اللہ صاحب نے انہیں پہنچایا ہے۔

طلوعِ سحر از جناب گویا جہاں آبادی صاحب۔ صفحات ۲۴۷ قیمت دو روپے آٹھ آنے ملنے کا پتہ:۔ نظامی پریس بک ایجنسی، بدایوں۔ (۲) کتابستان، الٰہ آباد۔ (۳) حمیدیہ بک ڈپو، پیلی بھیت۔

اس میں شک نہیں کہ شاعر کے مرکزی موضوعات فکر لاالٰہ الااللہ، حضور رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم اور واقعہ کربلا نہایت پاکیزہ موضوعات ہیں لیکن کمی یہ ہے کہ ان موضوعات کی وسعت کو خود شاعر نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی شاعری کی خیالی دنیا، واقعاتی دنیا سے بالکل علیحدہ نظر آتی ہے۔ لطافتِ شعری اور حسن کے نقطۂ نظر سے بھی کتاب مایوس کن ہے الا یہ کہ ورق گردانی سے چند پھڑکتے ہوئے اشعار مل جاتے ہیں۔

نورتن یا ایک ایکٹ کے ڈرامے | از علی عباس حسینی صاحب۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ قیمت ۱۲؍۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ، لکھنؤ۔

یہ ایک ایکٹ کے نو ڈراموں کا ایک مجموعہ ہے۔ پہلے چھ ڈرامے تاریخی ہیں۔ اُن میں پیش کردہ واقعات کتب تاریخ میں عام طور پر مذکور ہیں اور ہم میں سے ہر ایک شخص اُن سے واقف ہے۔ مؤلف نے پلاٹ کی ترکیب میں کہیں بھی کسی طرح کی ترمیم نہیں کی ورنہ ہی کردار کی سیرت میں کوئی خاص سعت یا تعمق پیدا کیا ہے جس سے بہ ظاہر ہوتا کہ وہ اپنی طرف سے کوئی ذاتی نقطۂ نظر بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس طرح ڈراموں کا یہ مجموعہ کسی تنقید و تبصرہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ خود نفسِ واقعات پر کسی پہلو سے نگاہ ڈالی جائے۔ واقعات کے انتخاب میں اگر کوئی چیز مؤلف کے پیشِ نظر رہی ہے تو اس کا سمجھنا بھی ہمارے لیے مشکل ہے۔ آخری تین ڈرامے معاشرتی قسم کے ہیں۔ ان میں سے "سوانگ" دلچسپ اور عبرت آموز ہے۔ اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اونچی ذات کے ہندوؤں کے اچھوت دھار کے دعوے کس حد تک خلوص و صداقت پر مبنی ہیں۔

ضروری اطلاع

اس سال مارچ اور اپریل میں جماعت اسلامی کے حسب ذیل اجتماعات منعقد ہوں گے:۔ (۱) ۲۶ و ۲۷ مارچ ۱۹۴۴ء پنجاب، سندھ، بلوچستان و کشمیر کے ارکان کا اجتماع بمقام دار الاسلام (سرنا ریلوے اسٹیشن[1]) نزد پٹھان کوٹ۔ (۲) ۲۳ و ۲۴ اپریل ۱۹۴۴ء۔ دہلی، یوپی، بھوپال اور وسط ہند کے ارکان کا اجتماع بمقام دہلی۔ (۳) ۲۸ و ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء حیدرآباد، مدراس اور بمبئی کے ارکان کا اجتماع بمقام حیدرآباد دکن۔

ہر حلقہ کے اجتماع میں حتی الامکان حلقۂ متعلقہ کے تمام ارکان شریک ہونے کی کوشش کریں۔ اُن ہدایات کو پیش نظر رکھا جائے جو رجب و شعبان ۶۲ھ کے ترجمان القرآن میں اجتماع دربھنگہ کے موقع پر دی گئی تھیں۔ دعوت کے لیے "ترجمان" اور "مسلمان" کی شائع شدہ اطلاع کو کافی سمجھا جائے کسی خصوصی خط کا انتظار نہ کیا جائے۔ جو حضرات شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں وہ کم از کم ایک ہفتہ پہلے اطلاع دے دیں تاکہ موجودہ گرانی و کمیابی کے زمانہ میں مہمانوں کے انتظام میں زحمت پیش نہ آئے۔ صرف ارکان جماعت تشریف لائیں اور اپنے بستر ہمراہ لائیں۔

حلقۂ اول کے لوگ مرکز کو اطلاع دیں۔ حلقۂ دوم کے اصحاب عبدالجبار صاحب غازی، ہیڈ ماسٹر عربک ہائی سکول دریا گنج، دہلی کو اطلاع دیں۔ اور حلقۂ سوم کے اصحاب محمد یونس صاحب، ۱۰۷۶ ۔ ۱ ملے پلی جدید، حیدرآباد دکن کو اطلاع دیں۔

[1] یہ اسٹیشن امرتسر پٹھانکوٹ برانچ لائن پر واقع ہے۔ گاڑیوں کے اوقات یہ ہیں:۔ (لاہور اور امرتسر سے بذریعہ لاری بھی آ سکتے ہیں)

	لاہور	امرتسر	سرنا
صبح:۔	۶ بجے	۸ بجے	۱۱ بجے
شام:۔	۶½ "	۸ "	۱۱½ "